



اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
بے شک جنہوں نے کفر کیا	برابر ہے ان پر	چاہے آپ ڈرائیں انہیں	یا آپ نہ ڈرائیں انہیں
لَا يُؤْمِنُوْنَ 6	خَتَمَ اللّٰهُ	عَلٰی قُلُوْبِهِمْ	وَعَلٰی سَمْعِهِمْ
وہ ایمان نہیں لائیں گے۔	مہر لگا دی ہے اللہ نے	ان کے دلوں پر	اور ان کے کانوں پر،
وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةً 7	وَلَهُمْ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ 7
اور ان کی آنکھوں پر	پردہ ہے،	اور ان کے لیے	بڑا عذاب ہے۔

مختصر شرح

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا...: وہ لوگ جن کے سامنے حق پیش کیا گیا اور پھر انہوں نے اسے ٹھکرا دیا، یا تو تکبر کی وجہ سے یا پھر اس میں شک کی بنیاد پر۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ...: اس آیت میں نبی ﷺ سے خطاب ہے جنہوں نے مکہ کے لوگوں کو دین کی دعوت دینے میں اپنی ہر ممکن کوشش کی۔ نبی ﷺ سے بہترین داعی کوئی ہو ہی نہیں سکتا؛ اس کے باوجود انہوں نے آپ ﷺ کی بات نہ مانی! مومنوں کے دلوں میں تقویٰ ہوتا ہے، جبکہ کافروں کے دلوں پر مہر، اور منافقوں کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ...: کافروں کے لیے دنیا میں سزا: ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی جاتی ہے جبکہ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اب نہ وہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی اُن کے دلوں میں ہدایت کا نور داخل ہو سکتا ہے۔ دل مرکز ہے، اگر اس پر مہر لگا دی جائے تو کوئی نشانی یا نصیحت فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

غِشَاوَةً کا مطلب ہے پردہ۔ یاد رکھیں کہ وہ دیکھ نہیں سکتے، تو ان کی آنکھوں پر کیا ہے؟ پردہ۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ...: کافروں کے لیے آخرت کی سزا: بڑا عذاب۔ جب اللہ عذاب کی بات کرے تو وہ عذاب بہت ہی بھیانک عذاب ہوگا۔ اس پر اگر عظیم یعنی بڑا عذاب کہا جائے تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کیسا سخت عذاب ہوگا، استغفر اللہ۔

اسباق، دعا اور پلان: ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

کافروں کو ہدایت نہیں ملے گی۔

دنیا میں سزا: ان کے دلوں اور کانوں پر مہر، اور ان کی آنکھوں پر پردہ۔

آخرت میں سزا: بڑا عذاب۔

دعا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے، فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

پیلان: ان شاء اللہ! میں سچ سنوں گا چاہے وہ مجھے تکلیف دے، چاہے وہ میرے معاون کی طرف سے ہو یا کسی مانگنے والے کی جانب سے۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): قَلْب - قُلُوب +، بَصَر - أَبْصَار +

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضٍ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ن	ك ف ر	461	كَفَرَ	يَكْفُرُ	اُكْفُرْ	كَافِر	مَكْفُور	كُفْر
ضد	خ ت م	6	خَتَمَ	يَخْتِمُ	اِخْتِمِ	خَاتِم	مَخْتُوم	خَتْم

خاتم النبیین: رسول اللہ ﷺ



وَمِنَ النَّاسِ	مَنْ يَقُولُ	أَمَّنَّا بِاللَّهِ	وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَمَا هُمْ
اور لوگوں میں سے	جو کہتے ہیں	ہم ایمان لائے اللہ پر	اور آخرت کے دن پر	اور نہیں ہیں وہ
بِمُؤْمِنِينَ 8	يُخَدِّعُونَ اللَّهَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا	وَمَا يَخْدَعُونَ	
ایمان والے۔	وہ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں	اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے،	اور وہ نہیں دھوکہ دے رہے ہیں	
إِلَّا أَنْفُسَهُمْ	وَمَا يَشْعُرُونَ 9	فِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ	فَزَادَهُمُ اللَّهُ
مگر اپنے آپ کو	اور وہ شعور نہیں رکھتے۔	ان کے دلوں میں	بیماری ہے	پس بڑھا دیا ان کو اللہ نے
مَرَضًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ	بِمَا	كَانُوا يَكْذِبُونَ 10
بیماری میں،	اور ان کے لیے	دردناک عذاب ہے	کیونکہ	وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

مختصر شرح

وَمِنَ النَّاسِ... : تیسری قسم کے لوگ (منافقین) بہت خطرناک ہیں، جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں لیکن وہ دل سے ایمان لانے والے نہیں۔

يُخَدِّعُونَ اللَّهَ... : منافق اللہ اور اللہ کے ماننے والوں کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن اللہ اپنے ماننے والوں کی حفاظت کرتا ہے۔ عنقریب منافقوں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ آگ کے ساتھ کھیل رہے ہیں لیکن ابھی انھیں اس بات کا شعور نہیں۔

فِي قُلُوبِهِمْ... : دلوں کی بیماری دو قسم کی ہوتی ہے: (1) شک کی بیماری یعنی اسلام کے بارے میں ان کو شک ہے کیوں کہ وہ قرآن پر غور نہیں کرتے اور نہ آخرت کی فکر کرتے ہیں۔ (2) خواہشات کی بیماری یعنی حرام اور حلال کی تمیز کیے بغیر ہر خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ شک اور خواہشات کی بیماریاں انسان کو نفاق کی طرف لے جاتی ہیں۔

فَزَادَهُمُ اللَّهُ... : منافقوں کی دنیا میں سزا: دل کے مرض میں زیادتی۔ آخرت میں سزا: دردناک عذاب۔

اسباق، دعا اور پلان: ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

منافقوں کا برتاؤ مومنوں ہی کی طرح ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

کیوں؟ اس لیے کہ منافقوں کے دلوں میں شک اور خواہشات کا مرض ہوتا ہے۔

منافقوں کی دنیا میں سزا: مرض میں زیادتی۔

آخرت میں سزا: دردناک عذاب۔

دعا: اے اللہ! میرے ایمان میں زیادتی فرما، نفاق سے میری حفاظت فرما اور شکوک اور بُری خواہشات سے میری حفاظت فرما! آپ ﷺ کی اکثر پڑھی جانے والی دعا: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جمادے!

پلان: ان شاء اللہ! میں اپنے دل کو پاک کروں گا، قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے اور اچھے لوگوں کے ساتھ رہ کر۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): يَوْمٌ - أَيَّامٌ، نَفْسٌ - أَنْفُسٌ، مَرَضٌ - أَمْرَاضٌ +

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ف	خ د ع	3	خَدَعَ	يَخْدَعُ	اِخْدَعْ	خَادِع	مَخْدُوع	خِدَاع
ن	ش ع ر	30	شَعَرَ	يَشْعُرُ	اُشْعُرْ	شَاعِر	مَشْعُور	شُعُور
ض	ك ذ ب	76	كَذَبَ	يَكْذِبُ	اِكْذِبْ	كَاذِب	مَكْذُوب	كَذِب



وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ	لَهُمْ	فِي الْأَرْضِ	قَالُوا	إِنَّمَا نَحْنُ
اور جب کہا جاتا ہے	ان سے	فساد نہ پھیلاؤ	زمین میں	(تو) وہ کہتے ہیں
مُصْلِحُونَ 11	آلَا	إِنَّهُمْ	هُمْ	الْمُفْسِدُونَ
اصلاح کرنے والے ہیں۔	جان لو!	بے شک وہ	وہی ہیں	فساد مچانے والے
وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ 12	وَإِذَا	قِيلَ لَهُمْ	أَمِنُوا	
اور لیکن وہ نہیں سمجھتے۔	اور جب	کہا جاتا ہے	ان سے	ایمان لاؤ
كَمَا أَمِنَ النَّاسُ	قَالُوا	أَنُؤْمِنُ	كَمَا	أَمِنَ
جیسے (اور) لوگ ایمان لائے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں	جیسے	ایمان لائے
السُّفَهَاءُ ط	آلَا	إِنَّهُمْ	هُمْ	السُّفَهَاءُ
بے وقوف لوگ؟	جان لو!	بے شک	وہی ہیں	بے وقوف لوگ؟

مختصر شرح

- ﴿ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ... ﴾ : منافقین دیکھنے میں مسلمان تھے مگر اندر سے کفر پر عمل کرتے تھے، مدینہ اور آس پاس کے دشمنوں کے وفادار تھے، اور مسلمانوں یا اسلام کے حق میں بالکل بھی مخلص نہیں تھے، اس لیے وہ فساد ہی پھیلا رہے تھے۔
- ﴿ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾ : جب ان سے کہا گیا کہ فساد نہ پھیلاؤ تو وہ بات ماننے کے بجائے اٹھ دعوے کرنے لگے کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ نے بتایا کہ اصل فساد ہی وہی ہیں۔
- ﴿ جَوَّاسِلَامُ كُوْنَهِيْ مَانْتَا وَهِيْ خَوَاهِشَاتُ پَر عَمَلُ كَرِيْ گَا جَسُ كِي نَتِيْجِيْ مِيْنِ اَسْ كِي بَاتِيْنِ اَوْر اَسْ كِي كَامُ فِسَادُ هِيْ كَا سَبَبُ بَنِيْنِ گِيْ۔ ﴾
- ﴿ اِيْسَا مُسْلِمُ مَعَاشِرَ هِيْ جِهَانِ قُرْآنُ وَ سُنْتُ پَر عَمَلُ نَهْ هُوْ، وَ هَاں فِسَادُ هِيْ هُوْتَا رَهِيْ گَا، اِگَر چَر وَ هَاں كِي لُوْگُ تَهْذِيْبُ كِي بَاتُ كَرِيْنِ۔ اِگَر هَمُ اللّٰهُ كِي كِتَابُ پَر اِيْنِيْ زَنْدُگِيْ مِيْنِ اَوْر اِيْنِيْ مَعَاشِرَ مِيْنِ عَمَلُ نَهْ كَرِيْنِ تُو صَرَفُ بَگَاڑُ هِيْ پَهِيْلِيْ گَا۔ ﴾
- ﴿ اَلنَّاسُ سِيْ مَرَادُ صَحَابِهْ كَرَامُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنِ هِيْنِ جُو اُسْ وَ قَتُ بَهِيْ اَوْر آجُ تَكُ كِي لِيْے سَچِيْ مَوْمَنُوْنُ كِي لِيْے بَهْتَرِيْنِ نَمُوْنُ هِيْنِ۔ ﴾ منافقین سے جب کہا جاتا ہے کہ ان کے جیسا ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم یو قوفوں جیسا ایمان نہیں لانا چاہتے۔
- ﴿ اِن كِي لِيْے اِيْنَا پِيْسِيْهِ اَوْر پُوْزِيشَنُ بَهْتُ اِهْمُ تَهِيْ، اِنَهِيْنِ يَقِيْنُ نَهِيْنِ تَهَا كِي مَدِيْنَةُ كِي اَطْرَافُ دُشْمَنُوْنُ كِي دَرْمِيَانُ مُسْلِمَانُ بَچُ سَكِيْنُ گِيْ، اَسْ لِيْے وَ هِيْ اَسْ وَ قَتُ كِي مُشْرِكُوْنُ اَوْر يَهُودِيُوْنُ سِيْ بَهِيْ گَهْرِيْ تَعْلَقَاتُ رَكْهْنَا چَاهِيْے تَهِيْ۔ وَ هِيْ اَخْلَاصُ كِي سَاتُھُ اِسْلَامُ كِي پِيْرُوِيْ كَرْنِيْ ﴾

والے مسلمانوں کو بے وقوف سمجھتے تھے۔ مگر ان کے مرنے پر ہی انہیں اپنی بے وقوفی اور حماقت کا احساس ہو گیا ہوگا اور کچھ لوگوں نے تو اپنی زندگی ہی میں دیکھ لیا کہ مسلمانوں کو کوئی نہیں تباہ کر سکا۔

اسباق، دعا اور پلان ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

➤ منافقین فساد پھیلاتے ہیں اور خود اصلاح کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

➤ منافقین بے وقوف ہیں کیونکہ انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دی۔

دعا: اے اللہ! مجھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔ اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں بد بختی، نفاق اور برے اخلاق سے۔

پلان: ان شاء اللہ! میں قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے آپ کو بہتر سے بہتر بنانے کا پلان بناؤں گا۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): مُصْلِح - مُصْلِحُونَ +، مُصْلِحِينَ +، مُفْسِد - مُفْسِدُونَ +، مُفْسِدِينَ +، سَفِيه - سَفِيهَاء +

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ن	ش ع ر	30	شَعَرَ	يَشْعُرُ	أَشْعُرْ	شَاعِر	مَشْعُور	شُعُور
س	ع ل م	518	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اعْلَمْ	عَالِم	مَعْلُوم	عِلْم
قا	ق و ل	1715	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِل	مَقُول	قَوْل



وَإِذَا لَقُوا	الَّذِينَ	الْمُنُوا	قَالُوا	أَمَّا	وَإِذَا خَلَوْا	إِلَى
اور جب وہ ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(تو) وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لا چکے،	اور جب تنہا ہوتے ہیں	ساتھ
شَیْطَانِهِمْ	قَالُوا	إِنَّا مَعَكُمْ	إِنَّمَا نَحْنُ	مُسْتَهْزِئُونَ	14	
اپنے شیطانوں کے	(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں	ہم تو بس	مذاق کر رہے ہیں۔		
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ	بِهِمْ	وَيَمُدُّهُمْ	فِي طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُونَ	15	
اللہ مذاق کرتا ہے	ان کے ساتھ	اور ڈھیل دیتا ہے ان کو	ان کی سرکشی میں	وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔		
أُولَئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرَوْا	الضَّلَالَةَ	بِالْهُدَى		
یہی وہ لوگ ہیں	جنہوں نے	خرید لیا ہے	گمراہی کو	ہدایت کے بدلے،		
فَمَا رَیَحْتُ	تِجَارَتُهُمْ	وَمَا كَانُوا	مُهْتَدِينَ	16		
پس نہ فائدہ دیا	ان کی تجارت نے،	اور نہ تھے وہ	ہدایت پانے والے۔			

مختصر شرح

- وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا... : منافق جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں اور خود کو ایمان والا، مسلمانوں کا وفادار اور دوست ظاہر کرتے ہیں۔ وہ یہ سب مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے درمیان رہ کر جو دنیا کے فائدے مل سکتے ہیں وہ لے لیں۔
- وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَیْطَانِهِمْ: "شَیْطَانِ" یعنی منافقوں کے سردار اور مدینہ کے یہودی جو اس وقت اسلام کے خلاف بڑھ چڑھ کر کام کر رہے تھے، ان سے جب یہ لوگ ملتے تو کہتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔
- اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ... : اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کر رہا ہے، یعنی دنیا میں تو انہیں پتہ نہیں چلے گا کہ اللہ ان سے کیسا سخت ناراض ہے، وہ سمجھتے رہیں گے کہ ہم تو چالاک ہیں مگر آخرت میں انہیں جہنم کے نچلے حصے میں ڈال دیا جائے گا۔
- ہمیں کسی کو بھی منافق کہہ کر نہیں پکارنا چاہیے۔ دلوں کا حال صرف اللہ جانتا ہے۔ ہم کو اپنی فکر کرنی چاہیے اور دوسروں کو سمجھاتے وقت اپنے آپ کو بڑی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔

اسباق، دعا اور پلان: ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

منافقین دور رخے اور مذاق اڑانے والے ہیں۔

اللہ ان کو ان کی سرکشی میں بڑھاتا ہے۔

◀ وہ نقصان اٹھانے والے ہیں، ہدایت یافتہ نہیں۔

دعا: اے اللہ! مجھے نفاق سے بچا اور سچا مومن بنا۔ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے میں میری مدد فرما!

پلان: ان شاء اللہ! میں ہر گز کسی کا مذاق نہیں اڑاؤں گا۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): شَيْطَان - شَيْطَانٍ، مُسْتَهْزِئٌ - مُسْتَهْزِئُونَ، مُسْتَهْزِئِينَ +

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضٍ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
س	ع م ہ	7	عَمَّه	يَعْمُهُ	إِعْمُهُ	عَامِه	—	عَمَّه
دع	خ ل و	26	حَلَا	يَحْلُو	أَحْلُ	حَالٍ	—	حُلُو



مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ الذِّی	اَسْتَوْقَدَ نَارًا	فَلَمَّا اَضَاءَتْ
ان کی مثال	اس شخص کی طرح ہے جس نے	جلائی آگ،	پھر جب اُس (آگ) نے روشن کر دیا
مَا حَوْلَهُ	ذَهَبَ اللّٰهُ	بِنُورِهِمْ	وَتَرَكَهُمْ
جو اس کے ارد گرد تھا	(تو) چھین لی اللہ نے	ان کی روشنی	اور چھوڑ دیا انہیں
ظَلَمْتُ	لَا يُبْصِرُونَ	صُمٌّ	بُكْمٌ
اندھیروں	(کہ) وہ نہیں دیکھتے۔	بہرے ہیں	گونگے ہیں
فَهُمْ	لَا يَرِجُعُونَ	فَهُمْ	لَا يَرِجُعُونَ
انہیں لوٹیں گے۔	پس وہ	انہیں لوٹیں گے۔	پس وہ

مختصر شرح

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الذِّی... : منافقین کی پہلی مثال: آگ اور اس سے نکلنے والی روشنی۔ یہ مثال اس طرح سمجھی جاسکتی ہے: جب حضرت محمد ﷺ ہدایت کی روشنی لے کر آئے تو اچھے لوگوں نے اسے قبول کر لیا۔ منافقین نے اپنی بری خواہشات کی بناء پر اسے قبول نہیں کیا، تو اللہ نے ان کی روشنی چھین لی یعنی ان کی سمجھ اور عقل کو چھین لیا اور انہیں گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتا چھوڑ دیا۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ... : نہ وہ حق سنتے ہیں، نہ حق بولتے ہیں، نہ حق دیکھتے ہیں۔ یہ پکے منافقین ہیں، ان کے واپس آنے کی کوئی امید نہیں۔

صُمٌّ اور بُكْمٌ کے معانی یاد رکھنے کے لیے آسان طریقہ: صُمٌّ (جو سن نہیں سکتا)، بُكْمٌ (جو بول نہیں سکتا)۔

جو عداً یعنی جان بوجھ کر بہرا، گونگا، اور اندھا بنا رہے تو ایسے انسان سے کوئی امید نہیں کہ حق کی طرف لوٹ آئے۔

کبھی کسی کو ہر گز منافق نہ کہیے کیونکہ دلوں کے حال کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اپنی فکر کیجیے اور خود کی غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ دوسروں کو مشورہ ضرور دیجیے مگر اس خیال کے ساتھ نہیں کہ آپ ان سے بہتر یا اچھے ہیں۔

اسباق، دعا اور پلان: ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

مثال: آگ اور اس سے نکلنے والی روشنی

- منافقین نے اسلام کی روشنی کو دیکھا لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا،
- اللہ نے ان کی روشنی (بصیرت) کو چھین لیا،
- گونگا، بہرا اور اندھا شخص کبھی بھی حق کی طرف نہیں لوٹ سکتا۔